Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities

(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English

ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)

Home Page: http://www.arjish.com

Approved by HEC in "Y" Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan

Website: www.arjish.com

Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020

This work is licensed under a

Creative Commons Attribution 4.0 International License

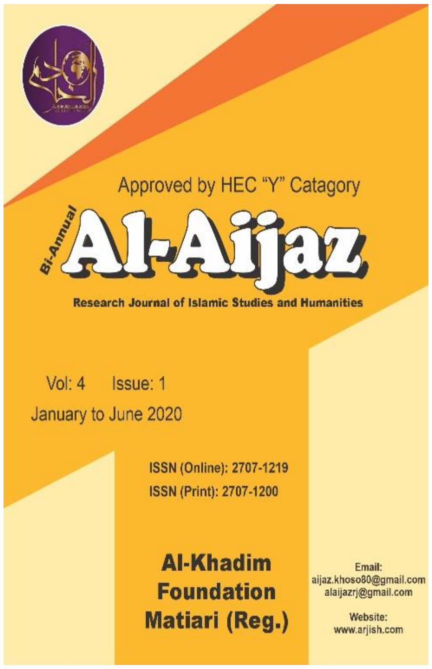

TOPIC:

Sultan Bahu's concept of Prophethood and Reality of Muhammad: A Research Review

AUTHORS:

1. Muhammad Amin, PhD Scholar (Islamic Studies) BZU Multan.

2. Prof. Altaf Hussain Langriyal, Professor (Islamic Studies) BZU Multan.

ORCHID ID: https://orcid.org/0000-0002-2499-4383

How to cite:

Amin, M., & Langriyal, A. H. (2020). U-5 Sultan Bahu's concept of Prophethood and Reality of Muhammad: A Research Review. Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities , 4(1), 66-80.

https://doi.org/10.53575/u5.v4.01.66-80

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/109

QR Code

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 66-80

Published online: 2020-06-30

سلطان باہو کا تصور رسالت وحقیقت محمدی علیہ الصلاۃ والسلام: ایک تنقیدی مطالعہ

Sultan Bahu's concept of Prophethood and Reality of Muhammad: A Research Review

Muhammad Amin*
Prof. Altaf Hussain Langriyal**

Abstract

Sultan Bahu is the most popular saint of the subcontinent. Sufis consider the first thing God generated was the light (Noor) of the Muhammad, which He made from a fistful of His own light. Into Sufi believes, Muhammad is the light (Noor) that clear up the truths for all creatures. Muhammad's light predates and reports the rest of creation. From this primordial Muhammadan light (Noor e Muhammadi) all other things were created: the throne, the pen, the chair, the earth, the heavens and all that is on the earth are an ex-tension of that light, as Sultan Bahu have same believes, but majority of Islamic religious Scholars do not admit this thought. They believe that Muhammad ﷺ is human being, as Sultan Bahu have same believes.

Keywords: Sultan Bahu, Hqiqat e Muhamdi, scholars, sufis, Prophet hood, Muhammadan light.

سلطان باہو پنجاب کے معروف اور عظیم بزرگ صوفیاء میں شمار ہوتے ہیں۔ سترہویں صدی میں وہ اس علاقے کے صاحب تصانیف اور مقامی لوگوں پر بہت اثر انداز ہونے والے بزرگ صوفی تھے۔ انکی پیدائش 1039ھ/[1629ء] ضلع جھنگ کے شہر شورکوٹ میں ہوئی۔ سلطان حامد اور ڈاکٹر سلطان الطاف علی کے مطابق وہ ایک مادر زاد اللہ کے ولی تھے اور نام انکا باہو رکھا گیا[1]۔ ابتدائی تعلیم اور تربیت اپنی والدہ ماجدہ سے حاصل کی۔ اس کے بعد حبیب اللہ شاہ قادری[2] سے ملے پھر عبدالرحمان شاہ دہلوی [3] سے روحانیت کے مراحل طے کیئے۔ سلوک کے راستے میں اس قدر پختگی حاصل کی کہ اپنے دور کے مشہور صوفی بنے۔ آپ کی علم صوفی پر پنجابی میں ایک اور فارسی میں ایک سو انتالیس کتابوں کے قریب ترکا تذکرہ ملتا ہے۔ ایک کتاب فارسی منظوم صوفیانہ کلام کی بھی ہے جسے دیوان باہو کا نام دیا گیا۔ ان تمام تصنیفات سے برصغیر کی مسلم اکثریت آج بھی پوری طرح مستفید ہو رہی ہے۔ جب وہ 63 برس کے ہوئے تو سن 1102ھ/[1691ء] میں اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔ قریب ہی شہر شورکوٹ سے چند کلو میٹر کی دوری پر چناب دریا کے غربی کنارے پر انکو دفنایا گیا۔

حقیقت رسول مقبول حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں صوفیاء کا جو نظریہ ہے وہ علماء کے نظریئے سے کچھ مختلف ہے۔ صوفیاء نے اسے حقیقت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام کا نام دیا ہے۔ ازلیت محمد علیہ الصلوۃ والسلام، نور محمد علیہ الصلوۃ والسلام اور حقیقت محمد علیہ الصلوۃ والسلام ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں۔ سلطان باہو بھی برصغیر کے عظیم صوفیاء میں شمار ہوتے ہیں۔ مذکورہ مسئلہ میں انکے نقطہء نظر کا تنقیدی جائزہ موضوع بحث ہے۔

*PhD Scholar (Islamic Studies) BZU Multan
** Professor (Islamic Studies) BZU Multan.
ORCHID ID: https://orcid.org/0000-0002-2499-4383

رسالت اور ایمان بالرسالت:

رسالت اللہ اور اسکے بندوں کے مابین سفارت کاری کو کہتے ہیں تاکہ لوگوں کی امراض قلب کا ازالہ ہو اور انکی جہالت اور شبہات کو دور کیا جاسکے خواہ وہ دنیوی امور عدل وانصاف کے قوانین کے بارے ہوں یا آخرت کے متعلق ہوں جیسے جزا و سزا وغیرہ کیونکہ انسانی عقل ان چیزوں کو بذات خود نہیں جان سکتی۔ اللہ تعالی نے تقریبا سوا لاکھ انبیاء اور رسول لوگوں کی رہنمائی کے لیئے مبعوث فرمائے ان تمام پر ایمان لانا ایمان کا اہم حصہ ہے اور ان میں سے کسی کے درمیان حقیقت نبوت و رسالت میں فرق کرنا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: (لا نفرق بين أحد من رسله)[4] ۔یعنی: "ہم اسکے رسولوں میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے"۔اور حدیث جبریل میں بھی نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ایمان کے بارے میں جو ارشاد فرمایا وہ یہ ہے کہ: كان النبي علیہ الصلوۃ والسلام بارزا يوما للناس فأتاه جبريل فقال ما الإيمان ؟ قال (أن تؤمن بالله وملائكته وبلقائه ورسله وتؤمن بالبعث)[5]. ترجمہ: نبی علیہ الصلوۃ والسلام ایک دن لوگوں کے سامنے بیٹھے تھے کہ جبریل علیہ السلام آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آئے اور کہا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: (یہ کہ تو اللہ پر، اسکے فرشتوں پر، اسکی لقا پر اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے اور حشر پر بھی ایمان لائے)

یعنی ایمان رسالت پر ایمان لائے بنا مکمل نہیں اور رسالت ایمان کا اہم ترین جزو ہے۔ اس امر رسالت کی آخری کڑی جناب محمد علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ آپکو رب العالمین نے تمام انسانوں اور جنوں کیلئے آخری رسول بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی اطاعت ہر مسلم پر ضروری اور لازم ہے اسی طرح آپ علیہ الصلوۃ والسلام سے اپنی جان سے بھی زیادہ پیار کرنا بھی لازم ہے۔ ارشاد نبوی علیہ الصلوۃ والسلام ہے:۔(لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين)[6] اور آپ کے ساتھ محبت کا تقاضا ہے کہ آپکی ذات میں جو صفات تھے اور جو خوبیاں تھیں انکا علم ہونا چاہیئے اور انکی ذات کے بارے جو اختلافی نظریات ہیں انکے بارے میں بھی معلومات حاصل کی جائیں۔

حقیقت محمدی علیہ الصلوۃ والسلام:

نبی کریم حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات متعلق عام مسلمان اہل علم اور صوفیاء کے نظریئے میں کچھ اختلافات ہیں۔ صوفیاء کے ہاں جو حقیقت محمدی علیہ الصلوۃ والسلام ہے جمہور حضرات اہل علم اس سے اختلاف رکھتے ہیں۔ اس مختلف فیہ نظریئے سے جو مسائل اخذ ہوتے ہیں ان میں بھی پھر اختلافات نظر آتے ہیں جیسے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی بشریت و نورانیت، نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی تخلیق اور ازلیت محمد علیہ الصلوۃ والسلام مختلف فیہ نظریات ہیں۔ انکی تفصیل درج ذیل ہے:

حقیقت محمدی علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق علماء کا تصور:

علماء کا معتقد یہ ہے کہ نبی مختار علیہ الصلوۃ والسلام اور تمام انبیاء کی حقیقت و ماہیت بشر ہے ہم میں سے اللہ تعالی نے انکو بندگان خدا کی رہنمائی کیلئے منتخب فرمایا، وہ انسانوں کی طرح چلتے پھرتے بھی ہیں، رشتہ ازدواج میں بھی منسلک ہوتے ہیں، اولاد بھی انکی ہوتی ہے، انکو موت بھی آتی

ہے مگر عام انسانوں سے فرق اس قدر ہے کہ نبی رحمت علیہ الصلوۃ والسلام اور دیگر انبیاء ورسل اللہ کے برگزیدہ، پسندیدہ اور منتخب پیغمبر ہیں۔ ان پر وحی کا نزول ہوا اور وہ لوگوں کی ہدایت کی خاطر بھیجے گئے ہیں۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام اللہ کے آخری پیغمبر اور رسول ہیں، آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کوئی اللہ کا پیغمبر یا رسول نہیں آئیگا اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام تمام جن وانس کیلئے مبعوث ہوئے ہیں اور تمام انبیاء ورسل پہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام باری تعالی نے فوقیت وفضیلت بخشی۔ اللہ تعالی کے محبوب اور تمام انبیاء کے سردار نبی ہیں۔

امام طحاوی[7] نے عقیدۂ رسالت یوں بیان فرمایا: (وأن محمدا عبده المصطفى ونبيه المجتبى ورسوله المرتضى وأنه خاتم الأنبياء وإمام الأتقياء وسيد المرسلين وحبيب رب العالمين وكل دعوى النبوة بعده فغي وهوى وهو المبعوث إلى عامة الجن وكافة الورى بالحق والهدى وبالنور والضياء)[8]

ترجمہ: اور بے شک محمد علیہ الصلوۃ والسلام اللہ کے چنے ہوئے بندے، اسکے منتخب نبی اور اسکے پسندیدہ رسول ہیں۔ اور بے شک وہ آخری نبی، پرہیزگاروں کے امام، رسولوں کے سردار اور تمام جہانوں کے پروردگار کے محبوب ہیں۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد نبوت کا ہر دعوی گمراہی اور خواہش پرستی ہے۔ اور وہ عام جنات اور تمام مخلوق کی طرف حق وہدایت کے ساتھ اور نور وروشنی کے ساتھ بھیجے ہوئے ہیں۔

درج بالا عبارت سے درج ذیل مسائل اخذ ہوتے ہیں:

- عبدیت محمد علیہ الصلوۃ والسلام
- نبوت ورسالت محمد علیہ الصلوۃ والسلام
- ختم نبوت محمد علیہ الصلوۃ والسلام
- سیادت محمد علیہ الصلوۃ والسلام بر انبیاء ورسل
- آنجناب علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت تمام مخلوقات کی ہدایت ورہنمائی کیلئے ہے۔

اس عبدیت سے بشریت مراد لی جاتی ہے۔ جیسا کہ امام نسفی شرح عقائد[9] میں بیان کرتے ہیں: ("وقد ارسل الله تعالى من البشر إلى اللبشر[10]" ليستأنس الأمة برسولها ولأنه لا يستطيع كل واحد من الناس أن يرى الملائكة)[11] ترجمہ: "اور تحقیق اللہ تعالی نے بشر کی طرف بشر کو رسول بنا کر بھیجا" تاکہ امت اپنے رسول سے مانوس ہو جائے اور اس لیئے بھی کہ ہر انسان فرشتوں کو نہیں دیکھ سکتا۔

شرح عقائد نسفیہ میں ہے: (وأما نبوة محمد صلى الله عليه وآله وسلم فلأنه ادعى النبوة وأظهر المعجزة . . .انهم معصومون عن الكفر قبل الوحي وبعده بالاجماع وكذا عن تعمد الكبائر عند الجمهور ... وأما سهوا فجوزه الاكثرون واما الصغائر فتجوز عمدا عند الجمهور وتجوز سهوا بالاتفاق)[12]

ترجمہ: "اور محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی پیغمبری پر برہان یہ ہے کہ انہوں نے نبی ہونے کا دعوی کیا اور معجزات کو ظاہر بھی فرمایا۔۔۔ بے شک وہ (انبیاء) وحی سے پہلے بھی اور وحی کے بعد بھی کفر سے بالاتفاق معصوم ہیں اور یوں جان بوجھ کر کبائر سے بھی جمہور کے نزدیک معصوم ہوتے

ہیں۔۔۔اور بھول کر کبائر کے ارتکاب کو اکثر نے جائز ٹھہرایا ہے اور صغائر کے ارتکاب کو جمہور کے نزدیک جائز قرار دیا ہے اور سہوا صغائر کے ارتکاب کو بالاتفاق جائز ٹھہرایا گیا ہے"۔

مذکورہ عبارت سے جو چیزیں مستنبط ہوتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

- انبیاء کبائر سے معصوم ہوتے ہیں
- عمدا اور سہوا صغائر کا ارتکاب ان سے سرزد ہو سکتا ہے

جب انبیاء سے سہوا صغائر کا ارتکاب ہو سکتا ہے تو درج بالا عبارت سے بھی یہ چیز ظاہر ہو گی کہ جمہور علماء کے نزدیک نبی علیہ الصلوۃ والسلام بشر ہیں اور تمام بشری تقاضے انکو بھی لاحق ہو سکتے ہیں۔

اور وہ درج ذیل نصوص سے استنباط کرتے ہیں:

(قل إنما أنا بشر مثلكم يوحى إلي) [13]ترجمہ" :آپ کہہ دیں میں تمہاری مثل بشر ہوں(فرق یہ ہے کہ) میری طرف وحی ہوتی ہے"۔ ایسے ہی حکم باری ہے :(وما محمد إلا رسول قد خلت من قبله الرسل أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم][14] ترجمہ" :اور محمد علیہ الصلوۃ والسلام رسول ہی ہیں یقیناً آپ علیہ الصلوۃ والسلام سے قبل اور رسول گذر گئے ہیں، کیا وہ وفات پاجائیں یا شہید ہوجائیں تو تم لوٹ جاؤ گے اپنی ایڑیوں پر) دوبارہ کفر کیطرف(؟ "ويصف الله جل في علاه نبيه بصفة العبودية فيقول} :سبحان الذي أسرى بعبده] {الإسراء [1 :ترجمہ " :پاکیزہ ہے وہ ہستی کہ اس نے اپنے عبد کو رات کے وقت سیر کروائی"۔

وقد قال أبو بكر رضي الله عنه – عقب وفاة الرسول (-: "من كان يعبد محمداً فإن محمداً قد مات، ومن كان يعبد الله فإن الله حي لا يموت". ترجمہ:"جو شخص محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی عبادت کرتا تھا تو بے شک محمد علیہ الصلوۃ والسلام وفات پا گئے ہیں اور جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا تھا تو یقینا اللہ تعالی زندہ ہے اسے موت نہیں آئیگی۔"

اور ابن بادیس[15] کہتے ہیں:(فاختار منا تفضلا منه ورحمة قوما فطرهم على الفضائل والكمالات وعصمهم من الرذائل والنقائص وهيأهم لملاقاة الملائكة الأطهار ليتلقوا منهم وحي الله وبيانه للعباد فيبلغوه إليهم ويكونوا قدوة لهم في تنفيذه والعمل به وهؤلاء هم الأنبياء والمرسلون عليهم الصلاة والسلام الذين نؤمن بهم كلهم)[16]

ترجمہ: پس اللہ نے ہم پر رحم اور فضل کرتے ہوئے ہم میں سے چند لوگوں کو منتخب فرمایا جن کو فضائل و کمالات سے نوازا، اور انکو رذائل اور نقائص سے محفوظ فرمایا۔ اور انکو پاک فرشتوں سے ملاقات کیلئے تیار فرمایا تاکہ ان سے اللہ تعالی کی وحی اور بیان بندوں کی خاطر حاصل کریں پھر وہ اسکو انکی طرف پہنچائیں، اور اسکے نفاذ اور اس پر عمل کرنے میں انکے رہنما بنیں، اور وہی انبیاء اور رسل علیہم السلام ہیں جن سب پر ہم ایمان لاتے ہیں۔

یعنی انبیاء و رسل ہمیں میں سے فضائل و کمالات والے بشر ہوتے ہیں بندوں کی ہدایت و رہنمائی کیلئے اللہ اور اسکی اشرف المخلوقات کے مابین رابطہ کار ہوتے ہیں۔ اور یہ صلاحیت پیدا کرنے کیلئے اللہ تعالی نے انکو صاحب کمال اور معصوم ٹھہرایا۔ انبیاء میں سے جتنی زیادہ جسکو ذمہ داری ملی اتنی زیادہ اس میں صلاحیت پیدا کی گئی جیسے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے اندر یہ صلاحیت پیدا کرنے کیلئے بار ہا شق صدر کیا گیا۔

حقیقت محمدی علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق صوفیاء کا نظریہ:

حقیقت محمدی علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق صوفیاء یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ: حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام جوہر بسیط ہیں، آپ علیہ الصلوۃ والسلام عقل اول ہیں اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام نور ازلی ہیں۔ ازل سے ہیں اور ابد الآباد تک رہیں گے۔ یعنی اللہ عزوجل نے سب سے قبل اپنے نور سے محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے نور کو پیدا کیا۔ جسم اور لباس کے لحاظ سے اسکو مختلف نام دیئے جاتے رہے اور یہ نور انبیاء کی پیشانی پہ سجایا جاتا رہا۔ کبھی تو یہ نور آدمؑ میں ہوتا تو کبھی نوحؑ میں، اور کبھی ابراہیمؑ میں یہ نور ظاہر ہوتا تو کبھی اسماعیل کی شکل میں اور کبھی محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی صورت میں جلوہ گر ہوتا۔ اس نور کو جوہر اصلی، نور ازلی اور حقیقت محمدی علیہ الصلوۃ والسلام کہا جاتا ہے۔

ابن عربی اور حقیقت محمدی علیہ الصلوۃ والسلام:

شیخ الصوفیاء ابن عربی[17] فرماتے ہیں: (سر ذات اقدس محمد علیہ الصلوۃ والسلام فردیت ہے۔ کیونکہ آپ اس نوع انسانی کے کامل ترفرد ہیں۔ لہذا حقیقۃ نبوت آپ ہی سے شروع ہوئی اور آپ ہی پر ختم ہوئی۔ آپ نبی تھے اور آدم ہنوز آب و گل میں تھے۔ پھر اپنی نشاءت اور خلمت عنصری کے لحاظ سے آپ خاتم النبیین ہیں۔ اور اول افراد کا تین کا عدد ہے۔ اسکے سوا جتنے افراد ہیں وہ اسی فرد اول سے صادر ہیں۔)[18]

اور مزید کہتے ہیں کہ: (نبی علیہ الصلوۃ والسلام دائماً اللہ عزوجل سے منفعل و متاثر تھے۔ اسی لیئے اللہ نے آپ سے کیا کچھ تخلیق کیا۔ آپکو رتبہء فاعلیت و تاثیر عطا کی۔ آپ کے تاثیرات عالم ارواح و انفاس میں ہیں، جو نہایت عطر آمیز ہیں۔)[19]

یعنی محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے نور کو سب سے قبل تخلیق کیا گیا پھر اس نور سے اللہ نے تمام خلق بنائی۔ نبوت آپ سے ہی شروع ہوئی اور آپ ہی پر ختم ہوئی۔ اصل کے لحاظ سے آپ تمام نبیوں سے اول اور وجود کے اعتبار سے سب انبیاء سے آخر نبی ہیں۔

انکے اس عقیدے کی تشریح ابن عربی کی اس بات سے بھی ہوتی ہے: " بدء الخلق الهباء، وأول موجود فيه، الحقيقة المحمدية الرحمانية، الموصوفة بالاستواء على العرش الرحماني، وهو العرش الإلهي "[20]

ترجمہ: تخلیق کی ابتداء گرد و غبار (اور ذرات) سے ہوئی اور اسمیں سب سے پہلی موجود شے حقیقت محمدی رحمانی ہے جو عرش رحمانی یعنی عرش الہی پر استواء کے وصف کے ساتھ موصوف ہے۔

اس حقیقت محمدی سے وہی نور محمدی ہی مراد ہے جو صوفیاء کے عقیدے میں در حقیقت اللہ تعالے کا نور ہے۔ وہی ابتداء سے ہے اور آخر تک رہے گا۔

قطب جیلی کا نظریہ حقیقت محمدیہ کے متعلق:

جیسا کہ جیلی[21] فرماتے ہیں: (أعلم حفظك الله أن الإنسان الكامل هو القطب الذي تدور عليه أفلاك الوجود من أوله إلى آخره , وهو واحد منذ كان الوجود إلى أبد الآبدين , ثم له تنوع في ملابس ويظهر في كنائس , فيسمى به باعتبار لباس , ولا يسمى به باعتبار لباس آخر , فاسمه الأصلي الذي هو له محمد)[22] ترجمہ: جان لیں اللہ آپکی حفاظت کرے کہ بے شک انسان کامل وہی قطب ہے جس پر افلاک وجود شروع سے آخر تک گردش کر رہا ہے اور وہ واحد ہی ہے وجود سے ابدالآباد تک۔ پھر مختلف لباسوں میں اسکے مختلف رنگ ہوئے ہیں اور وہ عبادت خانوں میں ظاہر ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ اسکا نام اسکے لباس کے اعتبار سے رکھا جاتا رہا مگر اسکا اصلی نام محمد علیہ الصلوۃ والسلام ہی ہے۔

اور مزید یہ کہ وہ نور محمدی علیہ الصلوۃ والسلام قدیم ہے حادث نہیں ہے۔ اس پر درج ذیل نصوص سے استنباط کرتے ہیں: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال : (كنت أول الناس في الخلق[23]) ترجمہ: میں مخلوق میں سب سے پہلا شخص ہوں۔ اور اسی طرح: (أول ما خلق الله نوري)[24] ترجمہ: اللہ نے سب سے قبل میرے نور کو تخلیق کیا۔ اور اس سے بھی: (كنت نبيا وآدم بين الروح والجسد)[25] ترجمہ: میں اسوقت سے بھی نبی تھا جب آدم اپنی روح اور جسد کے مابین تھا۔ سورۃ مائدہ کی آیت: (قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين)[26] ترجمہ: "تحقیق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کھلی کتاب آئی"۔

علامہ دوانی اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ: [و تحقیق کلام دریں مقام آنست۔۔۔ وعندہ ام الکتاب][27]

یہ تحقیق سے کہا جا سکتا ہے کہ سب اصحاب ظاہر اور باطن کے نزدیک وہ شے جو کن فیکون کے حکم سے اللہ تعالی کے ارادہ وقدرت سے اس منبع غیب سے منصہ شہود پر آیا وہ شے مؤثر اور نورانی تھی جس کو اہل حکمت عقل اول کہتے ہیں۔ اور کچھ روایات کی روشنی اسے قلم اعلی بھی کہا گیا ہے۔ اکابرین باطن یعنی صوفیاء اجلہ نے اسے حقیقت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام کا نام دیا۔ وہ جواہر نورانی اپنی پیدائش کو، اور اپنی پیدائش سے جو کچھ مزید پیدا ہو سکتا ہے، اس میں موجود ہے۔ جس طرح کہ ایک دانہ میں ڈالیاں، پتے اور پھل پھول ہوتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ اور حقیقت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام:

صوفیاء کی نسبتوں میں ایک نسبت توحید ہے جسے سمجھنے کیلئے پہلے یہ سمجھ لیں کہ زید، عمر و بکر وغیرہ سب انسان ہیں۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ باقی تمام افراد انسانی اس ایک بات میں مشترک ہیں کہ سب انسان ہیں۔ اور اسکے باوجود کہ انسانیت میں سب مشترک ہیں فردا فردا ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ لہٰذا افراد انسانی میں جو خصوصیات فردا فردا پائی جاتی ہیں یہ انفرادی خصوصیات انسان کا عین نہیں ورنہ ہر فرد کلی طور پر دوسرے کے مشابہ ہوتا۔ پھر زید جو انسان کا فرد ہے اسکے اوپر نوع انسان ہے اوور نوع سے اوپر جنس حیوان ہے پھر حیوان کے اوپر جنس جسم نامی ہے اور اسکے اوپر جسم مطلق اور اسکے اوپر جوہر ہے۔ اور جوہر ایسی شے ہے جس کا وجود اپنے قیام وبقا میں کسی دوسری مخلوق کے

لحاظ سے مستقل ہے بخلاف اسکے ساتھ لگے ہوئے عوارض کے مثلا سیاہی، سفیدی، لمبائی اور چوڑائی اور شکل وغیرہا جنہیں اعراض کہتے ہیں وہ جواہر کے ساتھ قائم ہیں۔ ان کا علیٰحدہ وجود نہیں۔ یہاں پر فلاسفہ رک گئےاور انہوں نے سمجھ لیا کہ جوہر اور عرض کے اوپر کوئی جنس نہیں جو دونوں کو شامل ہو لیکن اہل حق صوفیاء کرام نے معلوم کرلیا کہ جوہر اور عرض دونوں کو ایک اور اعلیٰ حقیقت احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس حقیقت کا موزوں ترین نام حقیقت وحدانیت ہے۔گو کبھی اس کو حقیقت وجود سے بھی تعبیر کرتے ہیں اور یہ ایک بسیط حقیقت ہے ۔ چنانچہ وجود جو اس بسیط مرتبہ میں ہے اور اسکے بعد کے تعینات جن میں یہ وجود ظاہر ہوتا ہے انکے مابین کوئی تصادم اور تضاد نہیں۔ اب یہ بات قابل غور ہے کہ یہ جامع ترین حقیقت جو سب کائنات کو شامل ہےآخر کیا ہے بعض نے اسے ذات الٰہی کا بالکل عین قرار دے کر فرق مراتب کرتے ہوئے ہر مرتبہ کے احکام علیحدہ بیان کئے لیکن تحقیق یہ ہے کہ یہ تحقیق جامعہ ظاہر وجود ہے جسے ہم نے نفس کلیہ اور بعض محقق صوفیاء نے وجود منبسط سے تعبیر کیا ہےجو سب موجودات میں ہونے کے باوجود ان کی آلائشوں سے وراء ہےبعینہ اسی طرح ذات الٰہی جو ہماری اور دیگر محققین کی تحقیق کے مطابق وجود منبسط سے وراء اور بالاتر ہے وجود منبسط کے ساتھ بے کیف تعلق کے باوجود اس سے سو گنا زیادہ وراء ہے۔ ہاں نفس کلیہ اور ذات الٰہی میں ایک ایسا بے کیف تعلق ہے جو ہمارے ادراک سے بالاتر ہے۔[28]

سید مہر علی شاہ اور حقیقت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام

سید مہر علی شاہ وجود حقیقی کے دو اعتبار بیان کرتے ہیں۔اول: واحدیت اور دوم: احدیت۔اعتبار اول اس حیثیت سے کہ وجود حقیقی ایک ہے باعتبار اسکے کہ اسکا کوئی دوسرا ہے اور اعتبار ثانی کا معنی ہے کہ وجود حقیقی اس حیثیت سے ایک ہے کہ اس کا کسی دوسری چیز سے کوئی واسطہ نہیں، وہ ایک ہے جسکا کوئی دوسرا نہیں۔اعتبار اول یعنی واحدیت کے اعتبار سے وجود حقیقی کے کئی مراتب ہیں اور ان میں سے حقیقت محمدی علیہ الصلوۃ والسلام بھی ہے۔

آپ اس متعلق فرماتے ہیں: "مراتب جزئیہ ظہور را نہایتے نیست ومراتب کلیہ او پنج اند یعنی حقیقت وجود من حیث ھی کہ مسمی است بہ ھویۃ ساریۃ متعین است بہ تعین اول وثانی وہکذا وآں عبارت است از ہماں وجود کہ ملحوظ است بحیثیت قابلیت فاذا اخذ بشرط لا شیئ معہ فھی الاحدیۃ او بشرط شیئ فھی الواحدیۃ بطون واولیت وازلیت از لوازم اعتبار اول است وظہور وآخریت وابدیت از اوصاف اعتبار ثانی پس تعین اول بہ نسبت ھویت صرفہ مرتبہ بہ شرط شیئ واضافت بسوئے احدیت وواحدیت لا بشرط شیئ"۔

ومر او را است اسماء مختلفہ بحسب اعتبارات متعددہ حقیقت محمدیہ ومرتبہ جمع واحدیت جامعہ وحقیقۃا لحقائق وعماءوبرزخ اکبر ومقام او ادنی۔وذات را از حیثیت استہلاک اسماء وصفات واحد مے گویند وتعین ثانی عبارت است از ظہور اشیاء

بصفت تمیز علمی وازیں حیثیت او را عالم معانی وحضرت علم گفتہ مے شود۔)۔[29]

ترجمہ" : ظہور وجود کے مراتب جزئیہ تو بے نہایت ہیں اور مراتب کلیہ ظہور کے پانچ ہیں یعنی حقیقت وجود من حیث ہی کہ باہم ھویت ساریہ مسمیٰ ہے۔ وہ متعین ہے بہ تعین اول وثانی وثالث ورابع وخامس کے۔ اور وہ حقیقت اسی وجود سے عبارت ہے کہ بحیثیت قابلیت ملحوظ ہے۔ پس وہ بلحاظ شرط لاشیٔ معہ احدیت) صرفہ (اور باعتبار بشرط شیٔ واحدیت) الجامع لکثرت الوحدت (ہے۔ بطون واولیت وازلیت اعتباراول) احدیت (کے لوازم میں سے ہیں اور ظہور وآخریت وابدیت اعتبار ثانی) واحدیت (کے اوصاف سے ۔ پس تعین اول بہ نسبت ھویت صرفہ مرتبہ بشرط شیٔ ہے۔ اور باضافت طرف احدیت کے لابشرط شیٔ ہے۔ اور اس تعین اول کے لئے بحسب اعتبارات متعددہ کے اسماء مختلفہ ہیں۔حقیقت محمدیہ، مرتبہ جمع، احدیت جامعہ، حقیقت الحقائق، عماء، برزخ اکبر اور مقم او ادنی۔ اور ذات کو بحیثیت استہلاک) قطع نظر (اسماء وصفات) بشرط لا شیئ (کے احد۔ اور باعتبار لحاظ اسماء وصفات) بشرط شیئ (کے واحد سے تعبیر کی جاتی ہے۔ اور تعین ثانی اشیاء کا ظہور بہ صفت تمیز علمی سے عبارت ہے۔ اور اس حیثیت سے اس) حقیقت وجود و عالم معانی وحضرت علم کہا جاتا ہے۔

نور محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی تخلیق کے متعلق حضرت باہو کا نظریہ

سلطان باہو کے اس بارے نظریئے کے درج ذیل نکات بنتے ہیں:

1- حضرت محمد رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نورانی جوہر بسیط ہیں۔

2- حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام عقل اول اور قلم اعلی ہیں۔

3- حضرت محمد رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام مخلوق میں تمام سے پہلے درجے پہ فائز ہیں۔

4- حضرت محمد رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام اب بھی روح مع الجسد اپنے محبین کے پاس بیداری کی حالت میں بھی تشریف لے آتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے ہر چیز سے قبل اپنے ہی نور سے محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے نور کو بنایا پھر اس نور محمدی علیہ الصلوۃ والسلام سے ساری خلق بنائی۔اس ضمن میں وہ کہتے ہیں:(چوں خدا تعالی خواست کہ خداوندئی خود را آشکار کنم، نوراز نور خود جدا ساخت، ودر آئنہ ء محبت، معرفت وجمالیت مشاہدہ نور خود را بخود بین شد، مبتلا ومشتاق گشت ونام آں نور خود را خطاب نور محمد۔ نام محمد حبیب ازاں است۔ حق سبحانہ وتعالی بزبان قدرت فرمود: اے حبیب من بجنبد وبماہم سخن شو)[30] ترجمہ: جب خلاق لم یزل نے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو اپنے نور سے ایک نور کو الگ کیا پھر جب اپنی معرفت کی روشنی میں اس نور کو دیکھا تو خود ہی اسکے شوق ومحبت میں مبتلا ہوا اور اس کو نور محمد علیہ الصلوۃ والسلام کا خطاب دیا اور حضرت محمد رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کا نام اس لیئے پڑا کہ حق سبحانہ وتعالی نے اپنی زبان قدرت سے فرمایا:۔اے حبیب! جنبش فرماؤ اور ہم سے کلام فرماؤ۔[31]"

یعنی اللہ تعالی نے تمام سے قبل اپنے نور سے نور محمد علیہ الصلوۃ والسلام پیدا کیا، اسکا مشتاق ہو گیا، پھر اسے اپنا حبیب کہا اور اپنے ساتھ کلام کرنے کا حکم دیا۔ محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی نور نے اللہ تعالی سے کلام فرمایا، اور اس کلام سے پھر علوم اسلامیہ اور ذکر اللہ وغیرہ پیدا ہوئے۔ اللہ تعالی سے محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت ہو گئی پھر اسی محبت کی وجہ سے اللہ تعالی نے کن کا حکم دیا۔ اس امر کن کی وجہ سے نور محمد علیہ الصلوۃ والسلام سے مخلوقات اٹھارہ ہزار عالم، انسانوں، جنوں اور فرشتوں کی سب روحیں صف بنا کر کھڑے ہوئے اور میدان میں ازل سے مرتبہ بمرتبہ ظاہر ہوئے۔ اس طرح کل کائنات کو پیدا کیا گیا۔

سلطان باہو کہتے ہیں: (حق سبحانہ و تعالی نظر جمالیت دست راست بہ روح محمد کرد و فرمود بزبان قدرت کن فیکون کل مخلوقات جن وانس و ملائکہ موجودات ہژدہ ہزار عالم وحوش وطیور پیدا شد۔ بعد ازاں از دست چپ نظر کرد کہ ازاں نار شیطان و دنیا و نفس امارہ ظاہر گردید۔[32])

ترجمہ: "اللہ تعالی نے محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی روح کی دائیں جانب جمالیت کی نظر سے دیکھا اور زبان قدرت سے فرمایا "کن" (ہو جا) "فیکون" (پس ہو گیا) اور کل مخلوقات جن وانس و ملائکہ اور اٹھارہ ہزار عالم کی کل موجودات و وحوش وطیور پیدا ہو گئے۔ اسکے بعد اللہ تعالی نے بائیں جانب نظر کی تو اس سے نار شیطانی اور دنیا و نفس امارہ پیدا ہو گئے۔"[33]

یعنی جب خلاق عالم عزوجل نے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی روح مبارکہ کی دائیں طرف دیکھا تو اس سے سب اچھی خلق پیدا ہو گئی اور جب نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی روح مبارکہ کی بائیں جانب دیکھا تو اس سے قبیح خلق پیدا ہوئی۔ کائنات کی تخلیق سے پہلے نور محمد ﷺ پھر نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی روح مبارکہ کو اللہ تعالے نے اپنے ہی نور سے پیدا کیا پھر محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی روح مبارکہ سے جمیع کائنات پیدا ہوئی۔

اور محک الفقرا میں ہی لکھتے ہیں کہ: ترجمہ: [جان لو کہ زمین آسمانوں کی وسعت کے سامنے ایک ذرہ برابر ہے، اور آسمان لوح کی بلندی اور کشادگی کے سامنے ایک ذرہ کی مثل ہے، اور لوح قلم کے مقابلہ میں ایک ذرہ جیسا ہے اور قلم کرسی کے مقابلہ میں ایک ذرہ جیسی ہے، اور کرسی عرش اکبر کے سامنے ذرہ ہے اور عرش اکبر کے کنگرہ کے سامنے، جبکہ عرش اکبر کے بیشمار کنگرے ہیں، اور ہر ایک کنگرے پر ذکر کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے، اور ہر کنگرہ پر ایک قندیل لٹکی ہوئی ہے، اور ہر قندیل میں اللہ تعالی کی قدرت سے چودہ طبق ہیں زمین و آسمان کے ساتھ طبق در طبق، اور طبق میں اٹھارہ ہزار عالم ہیں جہاں ہر شخص اپنی زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے][34]

عین الفقر میں کہتے ہیں کہ: [دانی چوں حق سبحانہ و تعالی خواست از خود اسم ذات جدا ساخت وازاں نور محمدی ظہور گشت و در آئینہ قدرت (توحید) خود دید و بدید نش بنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشتاق مائل عاشق و دیوانہ خود بر خود خطاب، رب الارباب حبیب اللہ یافت واز نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل مخلوقات ہزدہ عالم پیدا شد][35] ترجمہ: جان لو کہ جب حق تعالی نے چاہا کہ اپنے آپ سے اسم ذات کو جدا کردے اور اس سے نور محمدی ﷺ ظاہر ہوا اور اپنی (توحید) کی قدرت کے آئینے میں دیکھا اور اسکو دیکھنے سے نور محمد ﷺ کا مشتاق و مائل اور عاشق ہو گیا، اور رب الارباب کی طرف سے حبیب اللہ کا خطاب پایا، اور نور محمدی ﷺ سے کل مخلوقات اٹھارہ ہزار عالم پیدا ہوا۔

یعنی اللہ تعالی عزوجل نے پہلے پہل خود سے اسم ذات جدا کیا اور وہ اسم ذات اللہ تعالی کا ہی نور ہے۔ پھر اس اسم ذات سے محمد نبی علیہ الصلوۃ

والسلام کا نور بنا۔ اس طرح محمد علیہ الصلوۃ والسلام کا نور دراصل اللہ کا ہی نور ہے اور وہ ازلیت کی صفت سے متصف ہے، وہ اللہ کا حبیب ہے۔ پھر اس نور محمد علیہ الصلوۃ والسلام سے کل کائنات کی تخلیق ہوئی۔ زیادہ تر صوفیاء کا نظریہ یہی ہے، اس نظریئے کا استدلال وہ اس روایت سے بھی کرتے ہیں: {أول ما خلق الله نور نبيك يا جابر[36]} اس روایت کی سند پہ اعتراضات بھی ہیں مگر حدیث معروف بین الناس ہے۔ اس مفہوم کی حدیث امام ترمذی نے بھی اپنی سنن میں بیان کی: {عن أبي هريرة: قيل يارسول الله متى وجبت لك النبوة؟ قال وآدم بين الروح والجسد}[37] آدمؑ کی تخلیق کیئے جانے سے بھی قبل آپ علیہ الصلوۃ والسلام کیلئے نبوت ثابت کی گئی تھی۔ اس سے بھی مذکورہ نظریئے کی تائید کی جاسکتی ہے۔

حیات رسول اور عشق رسول کا عقیدہ:

سلطان باہو حیاۃ النبی علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے جو نظریہ رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام ابد تک حیات ہیں اور وہ جہاں چاہیں روح مع جسد تشریف لاتے ہیں اور اپنے امتی کو دیدار کرا سکتے ہیں اور ہم کلام بھی ہوتے ہیں۔ اس پہ مزید سلطان باہو کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے انکی ملاقات ہوتی تھی اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ہاتھ پہ انکو بیعت بھی کیا۔

رسالہ روحی میں کہتے ہیں:

دست بیعت کرد مارا مصطفی
خواندہ است فرزند مارا مجتبی
شد اجازت باہو را از مصطفی
خلق را تلقین بہ کن بہر از خدا[38]

ترجمہ: ہمیں مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام نے ہاتھ پہ بیعت کیا، ہمیں مجتبیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنا فرزند کہا، باہو کو مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام سے اجازت ہے، کہ مخلوق کو خدا کیلئے تلقین کر۔

یہ بیعت نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے خود سلطان باہو کو بہ نفس نفیس کی ہے۔ اسکی مزید وضاحت اس سے ہوتی ہے کہ سلطان باہو نے ایک واقعہ بیان کیا کہ میں جا رہا تھا کہ ایک گھونگھٹ اوڑھے گھڑ سوار میرے پاس آیا اور مجھے گھوڑے پہ بٹھا کر مجھے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی مجلس میں لے گیا، وہاں شیخ عبد القادر جیلانی بھی موجود تھے اور خلفاء اربعہ بھی۔ سلطان باہو یہ دعوی بھی کرتے ہیں کہ انہوں نے عالم بیداری میں ان سب کی وہاں زیارت کی۔

حیات نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق شاہ عبد الحق دہلوی کہتے ہیں کہ: [آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مومنین کا مقصود اور عابدوں کی آنکھوں کے ٹھنڈک ہیں اور تمام احوال واوقات میں اور بالخصوص عبادت کی حالت میں اور اس حالت کی انتہا میں جب وجود میں نورانیت اور ان احوال کا انکشاف زیادہ اور قوی حالت میں ہونے لگتا ہے۔ حضور کا قرب باعث راحت ہو جاتا ہے۔][39]

نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی حیات کے متعلق حضرت باہو کہتے ہیں کہ :[حیاتی حیات النبی کہ تمام امت راحیات وحیاتی وحب از وست در مغز وپوست۔ہر کہ حیات النبی راحیات نخواند و ممات داند خاک در دھن وروے سیاہ اوفی الدنیاوالآخرۃ از شفاعت محمدی علیہ الصلوۃ والسلام محروم ماند][40]

اس فکر پر دیئے گئے دلائل میں سے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے درج ذیل ارشادات بھی ہیں:{ عن أوس بن أوس قال قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم– « إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه قبض وفيه النفخة وفيه الصعقة فأكثروا على من الصلاة فيه فإن صلاتكم معروضة على ». قال قالوا يا رسول الله وكيف تعرض صلاتنا عليك وقد أرمت يقولون بليت. فقال: {إن الله عز وجل حرم على الأرض أجساد الأنبياء}[41] اس روایت کی سند کو شیخ البانی نے صحیح کہا ہے۔

اسی طرح آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:{ عن أبي الدرداء، قال : – قال رسول الله صلى الله عليه و سلم، (أكثروا الصلاة علي، يوم الجمعة . فإنه مشهود، تشهده الملائكة . وإن أحدا لن يصلي علي، إلا عرضت علي صلاته حتى يفرغ منها) قال قلت وبعد الموت، ؟ قال (وبعد الموت . إن الله حرم على الأرض، أن تأكل أجساد الأنبياء . فنبي الله حي يرزق)}[42] مذکورہ روایت اسناد کے لحاظ پر ٹھیک ہے[43]۔

عشق رسول علیہ الصلوۃ والسلام:

عشق رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں حضرت باہو نظریہ رکھتے ہیں کہ عشق رسول حقیقی ایمان ہے،اس نظریئے پر استدلال کرتے ہوئے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی حدیث بیان کرتے ہیں: {لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين[44]}

سلطان باہو نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی عقیدت وحب میں اتنے محو وغرق ہیں کہ دل کی ہر جنبش کو دید مصطفے علیہ الصلوۃ والسلام کا سبب ووسیلہ گردانتے ہیں۔اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

دل کہ جنبد، مے نماید کبریا
دل کہ جنبد، شد مشرف بالقا
دل کہ جنبد، نور رحمت جان صفا
دل کہ جنبد، یافت مجلس مصطفے[45]

عشق مصطفی کے عروج کا یہ آخری مرتبہ ہے کہ قلب کی ہر جنبش سے ہی مجلس محمدی علیہ الصلوۃ والسلام نصیب ہو جاتی ہے، حضرت باہو اس مقام پر اپنے آپکو پہنچا ہوا خیال کرتے ہیں۔

خاتمہ:

نتائج تحقیق کے نکات درج ذیل ہیں:

1- سلطان باہو حقیقت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام کا نظریہ ویسا رکھتے ہیں جیسا تصور اس بارے ابن عربی کا تھا۔

2- قطب جیلی بھی نظریہ حقیقت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام میں ابن عربی اور سلطان باہو کے ہم مشرب تھے۔

3- شاہ ولی اللہ وجود حقیقی کے اس مرتبے کو جسے مذکورہ بالا صوفیاء نے حقیقت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام کا نام دیا اسے حقیقت وحدانیت کا نام دیتے ہیں۔

4- سلطان باہو اپنی فکر میں تمام خارجی موجودات کا ظہور حقیقت محمدیہ کو قرار دیتے ہیں۔

5- ان کے نزدیک آقا علیہ الصلوۃ والسلام جوہر بسیط نورانی ہیں۔

6- ان کے نزدیک آقا علیہ الصلوۃ والسلام اول عقل اور قلم اعلی ہیں۔

7- ان کے نزدیک آقا علیہ الصلوۃ والسلام خلق میں تمام سے اول ہیں۔

8- ان کے نزدیک آقا علیہ الصلوۃ والسلام آج بھی روح مع جسم کے اپنے محبین کے پاس تشریف لاتے ہیں۔

9- سلطان باہو عشق رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے بلند و بالا مرتبے پر فائز تھے، اسی وجہ سے حقیقت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق انکی درج بالا فکر تھی۔

References

1. Sultan Hamid (Sultan Hamid Sultan Bahoo kee khanwad main see panchwen pusht main see heen. Un ka silsila nasab yoon hee: Sultan Hamid bin Sultan Ghulam Bahoo bin Sultan Hafiz Muhammad bin Sultan Muhammad Hussain bin Sultan Wali Muhammad bin Sultan Bahoo), Manaqib Sultani, Urdu Tarjumah, Lahore: Akber Book Seller, 2008, [1437] hijri, paij: 18.
2. Aap Gellani Syed heen, Aap kee walid Syed Fatahullah Shah shehar Baghdad (Iraq) kee baree payee kee buzrig thee. Shah Habib kee paidaish bhee Baghdad shehar main hoee or waheen see uloom e mutadwillah hasil karnee kee baad Punjab main Mughal farmanrawa Shahjahan kee dour main irshad wo tableegh kee lye hijrat kar ayee. (Imtiaz Hussain Shah, Tazkirahh Oliyaee Multan, Multan: Kutub Khana Haji Niyaz Ahmed, paij; 173).
3. Shaikh Abdul Rehman Gellani Syed or Shah Habib kee sheikh thee. Aap kee wilada 1024 hijri/ 1615 A.D main hoee, Aap Shaikh Abdul Qadir Jeelani kee oulad main see thee, syed abdul jaleel

kee mureed thee. Saal 1063 hijri main irshad wa talqeen kee lyee tashreef layee or zindagi wahan guzardi. 21 ramdan saal 1088 hijri/ 1687 main wafat paee or apne kharedee howee plote main un ko dafnadiya gaya. The Sultab Bahoo, Sultan Muhammad Najeeb ul Rahman life and teachings, (Lahore: Sultan ul Faqr publications, 2014) pp 51, 52, 53.
4. Al Quran, Al Baqarah: 285.
5. Sahi al Bukhari, Kitab al Emaan, Bab e sawal jibraeel, raqam al hadith: 50. al nashir: dar ibn kaseer, al yamamtah, bairut, al tabiat al saalisalat, 1407-1987, tahqeeq: dr. Mustafa deeb al bagha ustadz al hadith wa uloomiyah fi kulyat al shariyat, jamaiat damashq, adadd al ajzaee: 6, taleeq dr. Mustafa deeb al bagha.
6. Sahi al Bukhari, bab al rasool S.A.W, raqam al hadith: 13, 14 wa sahi muslim, hadith: 178.
7. Al Tahavi (239-321 hijri = 853-933 hijri) Ahmed bin Muhammad bin salamat bin salmat al z'di al tahavi, abu jaffer: faqih antaht aleeh riyasat al hanfiyat be misrah, walad vinsha fi (taha) man saaeen misir, 268 hijri, paij: 206/1.
8. Al Aqeedat al Tahavihat, paij: 22.
9. Al Nassfi (461-537 hijri = 1068-1142 hijri), Umar bin Muhammad bin Ahmed bin Ismail, Abu Hifs, Najamuddin al nasfi: Aalam bil tafseer wa al Adab wa al tareekh, maan fiqaha al hanifyat. Wald b'nisf welayeeha nisbatah, watwafi, b'samarqand. Qeel: lahu nahw maita musnif, minha "al akmal al atwal- khae" fi al tafseer, wa "al tiyaseer fi al tafseer- khae" wa "al mawaqeet" wa "taiedad shiyookh umar" fi shiyookh, wa "al ashaar bilmukhtar man al ashaar", ashroon jazaee, wa "nazam al jama al sagheer – khae" fi fiqah al hanifath, wa "qeed al awabid- khae" manzoomat fi al fiqah, wa "manzoomat al ikhlaqiyat- khae" fiqah, wa "al qand fi ulama e samaqand" ishroon jazai, wa "tareekh bukhari", wa "tulbata al tulbata- tuaee" fi al istilahat al faqihaht, wa "al aqaid* tuaee" uarif b'aqaid al nasifi. Wakan yalqib b'mufti al saqaleen. Wa' huwa gheer al nafsi (al mufsir) Abdullah bin ahmed (al Aelam lil zarkali, 60/5).
10. Al Nafsi, "Sarh al Aqaid al Nafsiya" ma'a sarhah "al nibras, lil farharvi", paij: 269, maktaba haqani, Multan.
11. Parharvi, Al nibras, sarh "Sarh al Aqaid al nasfiya", paij: 269, maktaba haqani, Multan.
12. Al Nasfi, Sarh Aqaid nasfi, ma'e sarh "Al Nibras", paij: 283, maktaba haqani, Multan.
13. Al Quran, Al Kahaf: 110.
14. Al Quran, Al Imran: 144.
15. Ibn Badees (1305-1359 hijri = 1887-1940) Abdul Hameed bin Muhammad al Mustafa bin Maki ibn badees: Raees Jamiyat ul Ulama al muslimeen bil Jazair, man b'daa qiyamah saan 1931, aila wafat. Walad fi qustanitah, wa utam darasta fi al zeetonat b'toonis. Wa sadder mujalat (Al Sahab) ilmiyat deniyat adibiyat, sadder minha fi hayath nahu 15 mujalida. Wa'kan shaded al hamalat ali al istaimaar, wahavalat al hakoomat al farnasiyat fi al jazair ighra'ih batoolait riyasat al umoor al diniyat famatanie wadahtad wa'iwazi. Waqataih ikhwat lahu kanwa mun al moozafeen, waqamah abooh, wahowa mustmur fi jihaad. Wa' inshat jumiyat ulamyee fi ihdee riyasat kaseera mun al madaris. Wa'tawafi b'qusnateenat fi hayat walidah. Lhu (tafseer al quran kareem) ashtaghil bhee tadreesa ziyaee 14 aamaa, wanshrat nabz minhoo suuma jamaa tafseer al ayat mun al quran, bism (majlis al tazkeer- tuee) wanshur fi al jazair (aasar ibn badees) fi 4 mujalidat (al aeelam, lil zarkali, 289/3).
16. Ibn Badees, al aqaieed al islamiya mun al ayat al quraniya wa al hadith al nabaviya Riwayat

Muhammad Salih Ramadan, al maroof bee [al aqaieed al islmiya- ibn badees] paij: 85, Abdul Hameed bin Badees, Dar al Fatah- al shariqat, al tabat al awal, 1995, tahqeeq: Muhammad Salih Ramzan, adadd al jazai: 1.

17. Ibn arabi, al shaikh Muhiyudin, Muhammad bin Ali bin Muhammad bin Ahmed bin Abdullah al Shaikh Muhiyudin Abubakar al Tai al Hatimi al indilsee al maroof baban arabi sahib al musnifat fi al tassawuf wagheera. Walad fi shahar ramazan sunat sateen wa khams maiat b'mirsyat. Zikar in'ahu sam'e b'marsiyat mun ibn bashkuwal wa bashbiliyat wa b'makath kitab al Tirmizi wasm'e b'damushq wa Baghdad. Waskun al-room yaqal: Ina'hu rakabah sahib al room yomann, faqal: ha'za b'dawat al uswad, fasyal un zalika faqal: khidmat b'makat ba'eed al sulahaee faqal yomann: Allah yazal lack uiezz khalq, aoo kamal qaal. Waqeel: inaa sahib al room ameer lahu badar tusavi maieeyat alif darham ali maa qeel fa'lama kaan yoomann qaal lahu ba'eed al sawal: Shaee-u-llah! Faqal: maa lee khaeer haaza al daar khazha lack! Qaal ibn musadee fi jumalita tarjumaa: kaan zaha'ree al mazahib fi al ibadat batinee al nazar fi al ietiqadat wa kutub l'baeed al wilaat sumaa Hajj walam yarjee ilee baldah varvee un al salfee bil ijazat al amatah wa baree fi illm al tassawuf walahu feeh musniffat kaseerat wal'qee jamaat mun al ulama wa al mutabdeen wa ikhzawa unhoo. (Alwafee bil wafiyaat lil safadee, 10/2).
18. Ibn Arabi, Fasoos al Hukum, Mutarjum urdu, by: Molana Muhammad Abdul Qadeer Siddiqi, Nazeer Sunz Publisher, Lahore, Pakistan 2012.
19. Musadir Saabiq, paij: 434.
20. Ibn Arabi, al Fatoohat al Makiyat, juld: 1, paij: 152.
21. Al Qutub al Jaleeli (767-832 hijri = 1365-1428) Abdul Kareem bin Ibraim bin Abdul Kareem al Jaleeli, ibn Sabit al Shaikh Abdul Qadir al Jeelani: mun ulamae al mutsofieen. Lahu kutub kaseerat, minha, (Al Ailaam lil Zarkali, 50/4).
22. Al Jaleeli, al Insaan al Kamil fi muarifat al awakhir wa al awail, juld: 2, paij: 74, 75) al tabaeat al arabat: 1401, al baabi al halabee.
23. Al Siyuti (804-855 Hijri = 1402-1451), Al Jama al sagheer mun hadith al basheer al nazeer, raqam al hadith: 6423, (Al Ailaam lil Zarkali, 69/2).
24. Al Lakhnavi, Abdul Hai, al aasar al mrfooyat fi al akhbar al muduyat, paij: 43, Dar ul kutub al ilmiyaht.
25. Ibn abi Sheebat (329/7, raqam 36553), Ukhrajat al Tibrani (92/12, raqam 12571).
26. Surat Al Maidah: 15.
27. Jalaludin, Dawani, Allama, Ikhlaq Jalali, Nulakhsoor, Lakhnu, paij: 256.
28. Waliullah, Dehalvi, Shah, Humaat, mutarjum urdu, Sindh Sagar Academy, Lahore, 1946, Khulasa, paij: 141-143.
29. Mehar Ali Syed, Shah, Tahqeeq al Haq fi kalamata al Haq, 1997, 1418 Hijri, Taba suam, Pakistan International Printers, Lahore, paij: 84.
30. Sultan Bahoo, Muhaqiq al Fuqara, Kalan, al Arifeen Publications, Lahore, Pakistan, Taba awal: 2007, published: 2015, muhaqiq wa mutarjum urdu: Syed Amir Khan Niyazi, paij: 466.
31. Syed Amir Khan Niyazi, Muhaqiq al Fuqara, Kalan, Mutarjum urdu, al Arifeen Publications, Lahore, Pakistan, Taba awal: 2007, published: 2015, paij: 467.
32. Sultan Bahoo, Muhaqiq al Fuqara, paij: 470.
33. Syed Amir Khan Niyazi, Muhaqiq al Fuqara, Kalan, Mutarjum, paij: 471.

34. Musdir Sabiq, paij: 112.
35. Aeen al Fuqarah, muratiba Nizamudin Multani, paij: 44.
36. Kashaf al Khufai wa muzeel al libaas uma astahir mun al ahadith ali al sunat al naas, al ujlooni, Ismail bin Muhammad al Jarahi, dar ahya al taras al arabi, paij: 265.
37. Jama-e-Tirmizi, Hadith: 3609.
38. Sultan Bahoo, Risala Ruhee, al Arifeen Publications, Lahore, Pakistan, Taba awal: 2008, published: 2014, muhaqiq wa mutarjum: Syed Amir Khan Niyazi, paij: 27.
39. Ashyat lil muaat, Abdul Haq, Muhadith, Dehalvi, paij: 401.
40. Sultan Bahoo, Aqalee Baidar, Khatee, 1298 hijri, paij: 94, mumlooka Sultan Ghulam Dastgeer.
41. Sunan abi Dauood, raqam hadith: 1049.
42. Sunan ibn Majah, raqam hadith: 1637.
43. Fi al Zawaid haaza al hadith saheeh illah inahu munqataee fi mudaeen. La'aan ibadat Riwayat un al durdaee marsilat qaalahu al ullaee. Wazeed bin aeeman un ibadat mursilat qaalahu al bukhari.
44. Sahi al Bukhari, raqam hadith: 15.
45. Aqaal Beedar, paij: 89.